تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار ۔ لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

جلد 4 شمارہ 11 | 8 تا 14 مارچ 1995ء 6 تا 13 شوال المکرم 1415 ہجری | قیمت فی پرچہ: ایک روپیہ

12-3-95

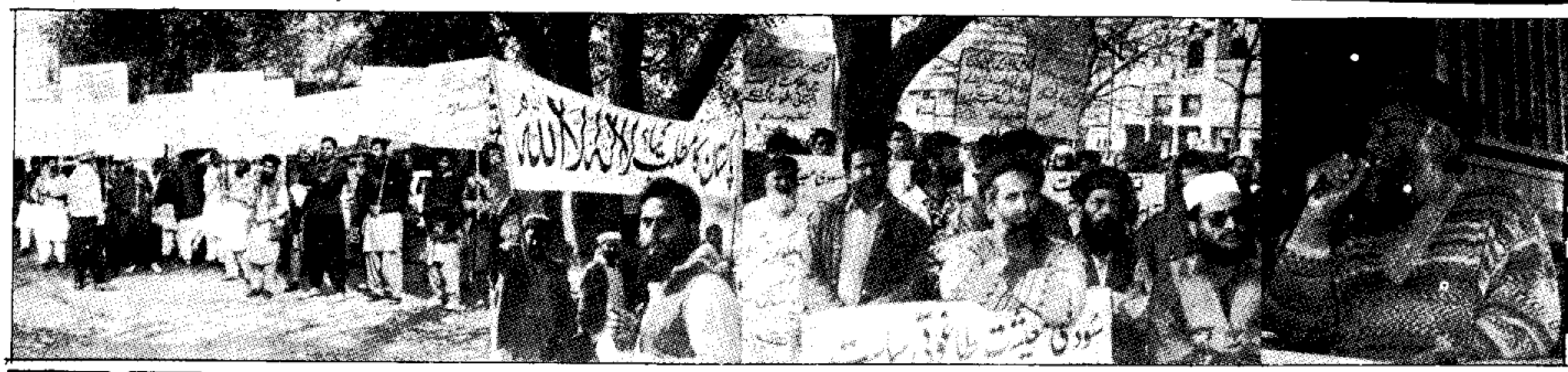

حلقہ لاہور ڈویژن کا
مسجد شہدا کے سامنے
پرامن مظاہرہ

پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست رمضان المبارک کی 27 ویں رات کو قائم ہوئی تھی

ہم دینی و اخلاقی لحاظ سے روز بروز پستی میں گرتے جارہے ہیں ۔ ڈاکٹر اسرار احمد

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ستائیسویں شب خصوصی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور اسلامیان پاکستان کے لئے اس کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ ستائیس رمضان المبارک کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت "پاکستان" کے نام سے قائم ہوئی تھی جسے بعد ازاں ہم نے اپنی بد عملی اور ناہنجاری کے باعث دولخت کرا دیا۔ موجودہ پاکستان وہ نہیں ہے جو ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا تھا۔ ہمارا ایک بازو ہم سے ٹوٹ چکا۔ اس نے اپنا نام بھی بدل لیا یہ بہت بڑا المیہ ہے' بہت بڑا حادثہ ہے اور بہت بڑی سزا ہے جو ہمیں اللہ کی طرف سے ملی۔ ہم نے اللہ سے اور خلق خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لاالہ الا اللہ" لیکن ہم نے اس عہد کی خلاف ورزی کی۔ مادی اعتبار سے ہم نے چاہے کتنی ترقی کی ہو' لیکن واقعہ یہ ہے کہ دینی اور اخلاقی لحاظ سے ہماری حالت بڑی دگرگوں ہے۔ عالم یہ ہے کہ قیام پاکستان کے وقت جو تھوڑی بہت دینی اور اخلاقی اقدار ہماری قوم میں موجود تھیں' ان کا بھی دیوالیہ نکل چکا ہے اور ہم روز بروز دینی و اخلاقی اعتبارات سے انحطاط سے دو چار ہوتے اور پستی میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ سے کئے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہماری سرحدوں پر کئی اطراف سے خطرات منڈلا رہے ہیں۔ پھر سب سے بڑا خطرہ باہر سے نہیں' اندر سے ہے۔ قرآن کریم میں سورہ الانعام (آیت ۶۵) میں اللہ اللہ تعالٰی کے عذاب کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ یعنی عذاب یا تو آسمان سے نازل ہوتا ہے مثلاً آندھی آ گئی طوفان آگیا کوئی طوفانی بارش آگئی کوئی سائیکلون آ گیا یا اسی طرح کی کوئی اور آسمانی آفت آ گئی.... یا ہمارے قدموں سے کوئی عذاب پھوٹ پڑے مثلاً زلزلہ آ جائے۔ خسف ہو جائے زمین کو دھنسا دیا جائے جیسے قارون کو اس کے محل سمیت دھنسا دیا گیا تھا یا جس طریقہ سے عامورہ اور سروم کی بستیاں تباہ کی گئیں یا جس طرح زمین سے چشمہ پھوٹا تھا جس کے پانی اور آسمان کی بارش نے مل کر "طوفان نوح" کی شکل اختیار کر لی تھی۔ عذاب کی دو شکلیں تو یہ بیان ہوئیں کہ آسمان سے نازل ہو یا زمین سے نکلے۔ ان کے علاوہ ایک تیسرا عذاب ہے جس کے لئے اللہ تعالٰی کو نہ آسمان سے کچھ نازل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ زمین سے کچھ نکالنے کی۔ وہ کیا ہے وہ بدترین عذاب ہے۔ "تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور آپس میں ٹکرا کر ایک دوسرے کی طاقت کا مزا چکھا دے"۔

اس صورت میں آسمان یا زمین سے عذاب بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک ہاتھ میں دوسرے کا گریبان ہو' ایک کا تیر دوسرے کے سینے میں پیوست ہو جائے ایک دوسرے کے گھر خود جلائیں ایک دوسرے کو خود ہی ذبح کریں.... عذاب کی یہ شکل پہلے مشرقی پاکستان میں آئی وہاں مسلمان کے ہاتھوں مسلمان کی جان گئی عزت گئی آبرو گئی۔ یہ بدترین عذاب کی شکل ہے۔ یہ "الفتنۃ الکبریٰ" جو ہمارے یہاں نمودار ہوا۔ میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اس بچے کھچے پاکستان میں حالات اسی رخ پر جا رہے ہیں خاص طور پر سندھ پاکستان کا عروس البلاد کراچی آتش فشاں کے دھانے پر کھڑا ہے۔ چھوٹے چھوٹے عذابوں کا مزا اللہ ہمیں چکھا رہا ہے ہم اب بھی ہوش میں آ جائیں تو غنیمت ہے۔

ملک کے حالات ایک بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہیں یہ اسی عذاب کے آثار ہیں جو مشرقی پاکستان میں اپنی پوری شدت سے آ چکا ہے۔ ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ عذاب کے یہ کوڑے ہماری پیٹھوں پر کیوں برس رہے ہیں؟ معاذ اللہ اللہ تو ظالم نہیں ہے۔ سورہ آل عمران (آیت ۱۱۷) میں فرمایا گیا ہے یعنی "اللہ نے تو ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" یہی مضمون سورہ الاعراف کی آیات ۱۶۰ ۔ ۱۶۴ اور ۱۷۷ میں یہ بات بڑے واضح انداز میں فرمائیں گئی "یعنی اللہ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا' لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔" یہ ہمارے اپنے کرتوت ہیں' ہماری بداعمالیاں ہیں' بقول شاعر "اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست" ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے یہ اللہ کی تنبیہات ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اسے ایک جملہ میں سمجھ لیجئے جس وعدے پر ہم نے یہ ملک بنایا تھا ہم نے اسے پورا نہیں کیا' بلکہ وعدہ خلافی کی ہے۔ ہم نے غداری کی ہے۔ ہم نے اسلام کے لئے یہ ملک بنایا تھا' لیکن ہم نے زبانی کلامی باتوں کے علاوہ اسلام کے نفاذ اور اسلامی نظام کے قیام کی طرف قطعی پیش قدمی نہیں کی' بلکہ ترقی معکوس کی ہے۔ دینی اور اخلاقی حیثیت سے بحیثیت قوم و ملت ہم روز بروز گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ہم اس خوفناک صورت حال سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد علاج ایک ہی ہے کہ ایک طرف خود اپنی انفرادی زندگیوں پر اسلام کو نافذ کریں' دوسری طرف اللہ کے دین کو عملاً اس ملک میں قائم کرنے کے لئے صحیح نہج پر جدوجہد کریں۔ اگر ہم اس کام کے لئے بیڑا اٹھا لیں تو ہماری بگڑی بن سکتی ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جما دے گا"۔

مرزا ایوب بیگ' قمر سعید قریشی' رحمت اللہ بٹر' اقبال حسین' ڈاکٹر عبدالخالق' عبدالرزاق اور نعیم اختر عدنان مظاہرے کا ایک انداز یہ بھی تو ہے!

غریبوں کے حصے کی روٹی امیروں کے کتے کھا رہے ہیں

تنظیم اسلامی کے رفقاء کا یہ مظاہرہ اہل وطن کی توجہ اس جانب مبذول کروانے کے لئے منعقد کیا گیا تھا کہ آج سے ۴۹ سال قبل رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں' اس کے آخری عشرے کے مبارک دنوں میں' شب قدر کی رات پاکستان کی صورت میں خالق کائنات نے ہمیں ایک تحفہ دیا تھا اس پاکستان کو ترقی و استحکام دینے کے لئے قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ ناظم حلقہ ملتان ڈویژن انجینئر مختار حسین فاروقی نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان جن مقاصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ بدقسمتی سے بروئے کار نہیں لائے جا سکے۔ پاکستان کا قیام ہماری منزل نہ تھی بلکہ یہ تو حصول منزل کا پہلا پڑاؤ تھا۔ ہم اسی پڑاؤ کو منزل قرار دے کر دنیوی آسائشوں میں گم ہو گئے جس کے نتیجے میں ملک دولخت ہو گیا۔ ایک دین کے ماننے والے مختلف اقسام کی عصبتوں کا شکار ہو گئے۔ یہی عصبتیں دین و وطن کے لئے ایک بڑا خطرہ بنی ہوئی ہیں۔ مختار حسین فاروقی نے کہا حالات کی تمام تر سنگینی کے باوجود ہمارے پاس ابھی اصلاح حال کا موقعہ موجود ہے۔ ہم باقی ماندہ ملک کو بچانے کی صدق دل سے کوشش کر سکتے ہیں۔ اپنے عہد کو دہرائیں اللہ کے ساتھ اپنے وعدے کی تجدید کریں کہ ہم انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ کی بندگی پر مبنی نظام قائم کریں گے۔ موجودہ ذلت و رسوائی سے چھٹکارا پانے کا یہی ایک راستہ ہے۔ انہوں نے کہا نظام خلافت کے قیام ہی سے نیک لوگوں کی حکومت قائم ہو سکتی ہے قیام پاکستان سے آج تک ملک کے جملہ وسائل اور سہولتیں صرف وڈیرہ شاہی طبقے کو حاصل ہیں جبکہ غریب عوام کے حصے کی روٹی سرمایہ داروں کے کتے کھا رہے ہیں۔

ملت اسلامیہ پاکستان کا انتہائی جائز مطالبہ

یوم آزادی پاکستان 14 اگست کی بجائے 27 رمضان المبارک کو قرار دیا جائے

نزول قرآن حکیم کی مقدس ساعتوں میں شب قدر کے بابرکت لمحات میں جمعۃ الوداع رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ملت اسلامیہ پاکستان کا یوم آزادی ہے

پاکستان کو رمضان المبارک اور قرآن مجید سے فطری اور قدرتی مناسبت ہے اسلامی تاریخ و تہذیب اور ثقافت کا تمام تر اثاثہ قمری تقویم میں محفوظ ہے۔ اس مناسبت سے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ 14 اگست کی بجائے 27 رمضان المبارک کو پاکستان کا یوم آزادی قرار دینے کا اعلان کرے۔

توہین رسالت کیس کے حالیہ عدالتی فیصلے پر احتجاج

تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی دفتر میں ہنگامی طور پر منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ 27 فروری کو پاکستان کی موجودہ صورت حال کے حوالے سے پہلے سے طے شدہ مظاہرہ میں توہین رسالت کیس میں حالیہ فیصلے پر بھی بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔ یہ ملک دین اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور اس دین کے دو ہی ستون ہیں توحید رسالت مسلمان ناموس رسالت کے تحفظ کو ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں اور یہ کبھی برداشت نہ کریں گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا مرتکب شخص کیفر کردار کو نہ پہنچے۔ ترجمان نے کہا کہ ملک بھر میں تنظیم اسلامی کے تحت ہونے والے مظاہروں میں مطالبہ کیا جائے گا کہ جب تک عدالتی کارروائی تکمیل کو نہ پہنچے۔ ملزمان کو ملک سے باہر جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔ اس موقع پر اہالیان پاکستان سے یہ اپیل بھی کی جائے گی کہ اپنی عملی زندگی میں قرآن و سنت سے غفلت برتنے پر اللہ کے حضور انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ کرتے ہوئے تجدید عہد کریں تاکہ امت مسلمہ کی عظمت رفتہ لوٹ آئے۔

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

اداریہ

جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری

فاعتبروا یااولی الابصار

ارشاد ربانی ہے کہ اے لوگو! "اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو کر نہیں سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔" یعنی عطا خاصہ رب ہے اور احسان مندی انسان کا فریضہ لیکن انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے۔" شان ربوبیت کی تو یہ انتہا کہ بن مانگے انسان کی ہر بنیادی ضرورت پوری فرمائے۔ مہد سے لحد تک بلکہ ماں کے پیٹ سے لے کر لحد تک انسان کے اعمال سے قطع نظر ایک معین مدت تک اس کی زندگی کی بقا کے لئے ہر لحہ بہترین اسباب مہیا فرمائے لیکن اے انسان تو نے اپنا فریضہ احسان مندی و تابعداری کہاں تک نبھایا؟ کیا تم بھی اس نافرمان ٹولے میں شامل ہو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا خوش قسمتی سے ان لوگوں میں شامل ہو جنہیں اللہ تعالیٰ میرے بندے" کہہ کر پکارتا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے رمضان کا متبرک مہینہ پورا ہوا۔ اس کا ایک حصہ عشرہ رحمت' دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ نجات تھا۔ اسی مہینے میں لیلتہ القدر کی بشارت بھی تھی جس کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا۔ وطن عزیز کی واضح ترین اکثریت نے اس کا انتظار 27 رمضان کی شب کو ہی کیا۔ بالاخر یوم عید آ پہنچا اور یوں قدرت کی جانب سے تربیت کا خصوصی پروگرام اور عنایات کا انوکھا دور اس سال کے لئے اختتام کو پہنچا۔ ایسے میں لازم ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں انفرادی سطح پر اور اجتماعی سطح پر بھی۔ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے تئیں سوچا کرے کہ اس نے کل (آخرت) کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ یقیناً تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے"۔ تو آیئے خلوص نیت کے ساتھ رمضان المبارک میں اپنے مشاہدات کا تجزیہ کریں۔ بالغ افراد کی 80 فیصد سے زیادہ تعداد نے روزے رکھے۔ افطار پارٹیاں خوب سجیں کہ روزہ افطار کرانا کار ثواب ہے۔ کھاتے پیتے لوگوں نے کھاتے پیتے لوگوں کو ہی مدعو کیا اور غریب حسب معمول منہ تکتا رہ گیا۔ تقریباً 30 فیصد لوگوں نے نماز کی طرف رجوع کیا اگرچہ نماز تراویح میں 10 فیصد سے زیادہ شامل نہ ہوئے۔ جس انداز سے اکثر و بیشتر مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآن پڑھا اور سنا گیا بمشکل ایک فیصد قرآن کی تعلیم سے صحیح استفادہ کر سکے ہوں گے البتہ ثواب تو سبھی نے سمیٹا۔ 27 رمضان المبارک کو خوشی کا سماں تھا۔ مساجد میں اندر اور باہر آرائشی بتیوں کے ہار لٹکے۔ تراویح کی نماز میں قرآن ختم ہوا۔ مٹھایاں تقسیم ہوئیں۔ محافل شبینہ میں دس دس پارے روزانہ تلاوت کئے گئے۔ اور ٹیلی ویژن نے یہ پروگرام بڑے اہتمام سے نشر کیا تاکہ جو مسجد میں نہ جانا چاہے وہ گھر بیٹھا ثواب حاصل کر لے۔ حفاظ عظام تو شبینہ کی محفلوں میں تازہ دم نظر آئے کہ ہر ایک کو بیک وقت ایک ہی پارہ تلاوت کرنا ہوتا البتہ سامعین کا حال وہی جانیں جنہوں نے دس پارے سات گھنٹوں میں کھڑے ہو کر سننے تھے۔ اس رات بازار خصوصی طور پر زیادہ پر رونق تھے۔ خرید و فروخت اپنے عروج پر تھی۔ تفریح کا سامان بھی وافر تھا۔ نغمے اور گانے قوم کے مزاج کے عین مطابق۔ خواتین کے لئے چوڑیاں چڑھوانے اور مہندی لگوانے کا خصوصی انتظام۔ گویا ہر لحاظ سے تماش بین اور تماشائیوں کے فن کا بھرپور مظاہرہ ہوا۔ کیوں نہ ہو ہماری صدیوں پرانی ثقافت کو بھی تو پنپنا ہے۔ یہ دور چلا حتیٰ کہ چاند رات آگئی۔ بس پھر تو خوشی انتہا کو پہنچی۔ بیان سے باہر۔ جس نے جو چاہا کیا۔ آخر مسلمان کے لئے سال میں دو ہی تو ایسے موقع آتے ہیں۔ عید کے روز تقریباً ہر مرد نے نماز عید ادا کی۔ عجب مسرت کا اظہار تھا۔ کوئی وجہ تو ہو گی کہ ہر شخص خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ یہ سماں دو روز قائم رہا البتہ مساجد کی رونق ماند پڑ گئی۔ عید کے روز ہی نماز جمعہ کے وقت روحانی جذبے میں جزر کا آغاز دیدنی تھا حتیٰ کہ دو روز میں قوم کا انداز مسلمانی بالکل وہیں آرکا جہاں رمضان سے پہلے تھا۔ اس ضمن میں نوجوان نسل کی عدم دلچسپی پہلے کی نسبت زیادہ عیاں ہے۔ شاید اسی لئے قومی سطح پر عمران خاں کی سربراہی کی باتیں ہونے لگی ہیں کہ وہ نوجوان نسل کو راہ راست پر لا سکیں گے اور بڑی عمر کے لوگوں کو جدید دانش کا سبق دے پائیں گے۔ بعض دینی جماعتیں بھی عمران خاں کو قیادت کے پینل میں شامل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ فاعتبروا یااولی الابصار (تو آنکھیں رکھنے والو عبرت پکڑو) سورہ الحشر آیت 2۔ انہی دنوں ہمارے معاشرے میں ایک اچھا نام رکھنے والے صاحب نے شکوہ کیا کہ موجودہ حکومت اس ملک کو تباہ کر دینے پر تلی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا قوم و ملک کے ہمدرد ہی مل بیٹھ کر متوقع بھیانک انجام سے پہلے عقدہ کشائی کی کوشش کر لیں۔ کہنے لگے کیا کرے کوئی۔ موجودہ وزیراعظم کو امریکہ کی اشیرباد حاصل ہے۔ فوجی قیادت بھی انہیں کے ساتھ ہے اور عوام الناس بے حس ہو چکے ہیں۔ میں نے عرض کیا ایسی صورت حال کا حل اللہ تعالیٰ نے تجویز فرما دیا ہے۔ "تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے کرتوتوں کی سزا نافذ کر دے" سورہ توبہ آیت 24۔ لہٰذا اے ارباب دانش' اے چارہ گران قوم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی ذمہ داری نبھایئے۔ صرف دشنام طرازی سے کام نہ بن پائے گا۔ ہر شخص دنیا میں اللہ کا خلیفہ ہونے کی ذمہ داری لے کر آیا ہے اور امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے من حیث القوم بہترین امت قرار دیا ہے کچھ تو لاج رکھیے!

سوڈان کا اسلامی انقلاب اور امریکہ

صدر نمیری نے ملک میں شریعت نافذ کرنے کا اعلان کر دیا جسے امریکہ نے سوڈان کا سیدھی راہ سے ہٹ جانا قرار دے کر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

امریکہ کا سوڈان کے ساتھ بنیادی انسانی حقوق کے مسئلہ پر تنازعہ کو مغربی ذرائع ابلاغ میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سوڈان امریکہ تعلقات میں پہلی خرابی کا آغاز 1983ء میں اس وقت شروع ہوا جب نمیری نے ملک میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔ شریعت کے نفاذ کو امریکہ نے سوڈان کا سیدھی راہ سے ہٹ جانا قرار دیا اور اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے سوڈان کی تمام معاشی و ترقیاتی امداد روک دی۔ امریکی ایوان نمائندگان کی افریقہ کے لئے سب کمیٹی نے سوڈان کو انسانی حقوق کی پامالی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے قابل مذمت قرار دے کر سوڈان کو دہشت گردوں کی امداد کرنے والا ملک قرار دے دیا۔ امریکی حکومت کے خیال میں سوڈان میں کئی اور طرح سے بھی انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے جس میں جنوبی علاقہ جات میں شریعت اسلامی کا نفاذ' اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عربی زبان کا لازمی قرار دیا جانا اور سوڈان میں غیر ملکی تعلیمی اداروں میں سوڈانی نصاب تعلیم رائج کرنا شامل ہے۔ امریکی انتظامیہ سوڈان کی حکومت پر یہ الزام بھی لگاتی ہے کہ وہ اسلامی مجاہدین کے گروہوں' فلسطینی حماس' الجہاد ابوندال گروپوں کی امداد کرتے ہیں۔ سوڈان کی حکومت کا کہنا ہے کہ امریکہ واضح طور پر سوڈان کی مخالفت پر مبنی پالیسی پر گامزن ہے اور امریکہ سوڈان میں اسلام کی طرف بڑھتا ہوا ٹھوس رجحان برداشت نہیں کر پا رہا۔ سوڈان چونکہ ہر سطح پر "مسلم کاز" کی حمایت کرتا ہے۔ اس لئے امریکہ اسے زچ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

ہمارے مسائل کا حل محض حکومت کی تبدیلی نہیں بلکہ پورے نظام کی تبدیلی میں ہے

مرزا ندیم بیگ

ہمارے معاشرے میں ہر طرف لوٹ کھسوٹ' دھوکہ' فریب' وعدہ خلافی اور بددیانتی کا بازار گرم ہے۔ اخلاق و کردار کی گراوٹ اس درجے کو پہنچ چکی ہے کہ نہ صرف خوراک بلکہ ادویات تک میں ملاوٹ ہمارے ہاں عام ہے۔ رشوت اور سفارش کی وجہ سے ہر سطح پر ظلم و ناانصافی کی حکمرانی ہے۔ غلط معاشی نظام کی وجہ سے امراء کا طبقہ اپنی دولت کے بل پر امیر سے امیر تر ہوتا جا رہا ہے اور غریب لوگ بنیادی انسانی ضروریات حتیٰ کہ علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ہیں۔ حلال اور حرام کی تمیز اٹھ چکی ہے۔ ہر شخص اپنے ذاتی مفادات کے لئے دین و مذہب کو داؤ پر لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ بے حیائی فحاشی عریانی اور منشیات کی کثرت کی وجہ سے بنیادی انسانی کردار ختم ہو چکا ہے اور پوری قوم تباہی سے دوچار ہے۔

ہماری بدقسمتی ہے کہ مفاد پرست طبقات جن میں جاگیردار' وڈیرے' سرمایہ دار' خاندانی سیاست دان' افسرشاہی کے نمائندے' اور مفاد پرست مذہبی اجارہ دار شامل ہیں شروع سے ملک کے انتظامی' سیاسی' معاشی' تعلیمی الغرض ہر قسم اجتماعی اداروں پر قابض ہیں اور مختلف طریقوں سے عوام الناس کا استحصال کر کے اپنی اجارہ داری کو مستحکم کر رہے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ جو لوگ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے عادی ہوں ان سے منصفانہ اور عادلانہ نظام کے قیام کی توقع رکھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

ان مفاد پرست طبقات اور اس ظالمانہ اور غیر اسلامی نظام سے چھٹکارا صرف مطالبات پیش کرنے اور قرار دادیں پاس کرنے سے یا محض وعظ و نصیحت سے یا ووٹوں کی بھیک یعنی (انتخابی طریق کار) کے ذریعے ہرگز ممکن نہیں ہے۔

باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو
کتنا حسین فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

افسوس یہ ہے کہ انتخابی طریق کار اور مارشل لاء کے طویل دور نے ان مفاد پرستوں کو ملکی سیاست اور معیشت پر اپنے خونی پنجے گاڑنے کے مزید موقع فراہم کئے ہیں۔

خدارا ہوش میں آیئے موجودہ ظالمانہ نظام سے چھٹکارا اور عادلانہ نظام کا نفاذ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم" کی پیروی کرتے ہوئے صرف اور صرف انقلابی عمل کے ذریعے ممکن ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ نظام عدل و قسط وجود میں آئے گا جس کا عنوان ہے "نظام خلافت" جو خالق کائنات کا عطا کردہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ نظام "خلافت راشدہ" ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النور آیت نمبر ۵۵ میں فرمایا ہے۔

ترجمہ: وعدہ کر لیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائیں اور عمل صالح کا حق ادا کریں کہ وہ انہیں لازماً زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسا کہ خلافت عطا کی تھی ان کو جو ان میں سے پہلے تھے۔"

نبوی انقلابی جدوجہد کے مراحل کو اگر مختصر بیان کیا جائے تو یوں ہوں گے کہ اولاً اپنی ذات کو اللہ کی بندگی کا خوگر بنایا جائے۔ اپنی زندگی کے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کے مطابق بنانے کا عزم مصمم کیا جائے۔

ثانیاً جو باہمت لوگ اپنی زندگیوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے سانچے میں ڈھال چکے ہوں۔ مل جل کر اپنے آپ کو ایک جماعت کی شکل میں منظم کریں یہ جماعت کوئی ڈھیلی ڈھالی مذہبی تنظیم نہ ہو۔ بلکہ اس کا نظام سمع و طاعت کے دینی اصول پر استوار کیا گیا ہو۔ پھر یہ قافلہ حق و صداقت اقامت دین کے لئے اجتماعی جدوجہد کرے۔

جب تک مناسب قوت فراہم نہ ہو یہ جماعت دعوت و تربیت اور تنظیم کی توسیع اور استحکام کی کوشش جاری رکھے۔ اس دوران سیاسی ہلڑ بازی سے الگ رہتے ہوئے تحریر و تقریر کے ذریعے نہی عن المنکر کا فریضہ پوری قوت سے سرانجام دیتی رہے۔

تو خاک میں مل اور آگ میں جل
جب خشت بنے تب کام چلے

ان خام دلوں کے عنصر پر
بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر

اور جب مناسب قوت فراہم کی جائے تو طاقت و قوت سے نہی عن المنکر یعنی برائیوں کے خاتمے کے لئے کمر کس لیں۔ جلسوں' جلوسوں' مظاہروں اور ناکہ بندیوں کی شکل میں اجتماعی قوت و ارادہ کے اظہار کے تمام جدید ذرائع استعمال کریں اور اگر اس تنظیم کے افراد پر تشدد کیا جائے تو پورے صبر و مصابرت اور ثبات و استقلال کا مظاہرہ کریں حتیٰ کہ اس راہ میں جان دینے کو سب سے بڑی کامیابی سمجھیں

آیئے اس ظالمانہ نظام کے خاتمے کے لئے انقلابی جدوجہد میں شریک ہوں اور امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد کی پکار پر لبیک کہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمالے اور پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنا دے تاکہ ہم دنیا کو پاکستان کے ذریعہ سے اسلام کی برکات سے روشناس کرا سکیں O O

قرآن چاہتا ہے

کہ

- اسے مانا جائے
- اسے پڑھا جائے
- اسے سمجھا جائے
- اس پر عمل کیا جائے
- اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "کاروان زندگی" سے ایک اقتباس

کسی ملک میں دین سے وابستگی اور ملت کے تشخص کا بقا دینی تعلیم کے حکومت کی ان پابندیوں سے آزاد رہنے اور ان قوانین سے مستثنیٰ ہونے میں مضمر ہے جو ملک کی مادی ضرورتوں کی تکمیل اور عام نظم و نسق کے شعبوں کے لئے ضروری یا مفید ہو سکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر ذمہ داران حکومت صحیح معنی میں حقیقت پسند اور محب وطن ہوں تو ان کو ہر ایسی کوشش اور ہر ایسے ادارہ کو نہ صرف باقی رہنے کی اجازت دینی چاہئے بلکہ اس کی ہمت افزائی اور قدردانی کرنی چاہئے جو ملک میں علم و خواندگی اور ثقافت و تہذیب کی اشاعت و ترقی اور ان کی توسیع میں مدد دے کہ اس وسیع طویل و عریض اور کثیر آبادی کے ملک میں اگر کوئی شخص درخت کے نیچے بیٹھ کر جسم و جان کا رشتہ قائم رکھنے والی خوراک اور بقدر ستر پوشی پوشاک پر قناعت کرتے ہوئے تعلیم و تربیت کا کام کرتا ہے تو ہر محب وطن انسان اور علم کے ہر قدردان کو اس کا نہ صرف خیر مقدم کرنا چاہئے بلکہ اس کا شکر گزار ہونا اور اس پر فخر کرنا چاہئے کہ تمام تر سرکاری وسائل اور زیادہ سے زیادہ تعلیم گاہوں کے قیام اور ان کے لئے اساتذہ کی فراہمی کے باوجود اس ملک کی آبادی کے بڑے حصہ کو خواندہ تعلیم یافتہ نہیں بنایا جا سکا چہ جائیکہ اخلاق و سیرت کی تعمیر ہو اور باکردار شہری پیدا ہوں۔

بندہ مومن کے لئے خلافت صرف مقصود و مطلوب ہی نہیں بلکہ "موعود" کی حیثیت رکھتی ہے

رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ کے فکر انگیز خیالات

میں نے اپنی زندگی میں بہت سے نظریات اور فلسفوں کا گہرا مطالعہ کیا ہے جس کی روشنی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خلافت نہ صرف مقصود اور مطلوب مومن ہے بلکہ یہ تو بندہ مومن کے لئے "موعود" کی حیثیت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اگر اہل ایمان مطلوبہ صفات اپنے اندر پیدا کرلیں تو زمین کی خلافت لازماً انہیں عطا کی جائے گی۔ آج کا مسلمان جس چیز کو نہیں سمجھ رہا وہ حکومت اور خلافت کے مابین فرق و تفاوت ہے۔ حکومت اور خلافت میں جنت اور جہنم کا فرق ہے۔ حکومت کا حکم گدھا بھی نہیں مانتا جبکہ خلافت کا حکم آسمان و زمین سمیت کائنات کی ہر شے تسلیم کرتی ہے۔ کائنات کی ہر شے خلیفہ کے آگے جھک جاتی ہے۔ خلیفہ کو کسی میڈیا کی تشہیر کی ضرورت تھی نہ کسی قسم کے پراپیگنڈے کی احتیاج۔

رشید مرتضیٰ

رشید مرتضیٰ قریشی کہہ رہے تھے خلافت کا قیام جہاد کے ساتھ وابستہ ہے اسلام اور مسلمانوں کی بقاء جہاد ہی میں پوشیدہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں اگر پچاس فیصد قوم کا ساجد بہ جہاد بیدار ہو جائے تو خلافت کا قیام کوئی دور کی بات نہیں۔ البتہ خلافت کا قیام صفات کے ساتھ مشروط ہے۔ خلافت کا دور سعید پھر لوٹ کر آ سکتا ہے۔ دین کے انہی حقائق و واقعات کو پہنچاتے ہوئے میں عیسائیوں کے خلاف عیسائیوں کا وکیل بن گیا۔ کچھ عرصہ پہلے دنیائے عیسائیت میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا جو مکمل طور پر یہود نواز ہے۔ اسی فرقے نے ایک نئی انجیل مرتب کی جس کا مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقدس کو ختم کرنا اور یہودیوں اور عیسائیوں کے مابین اتحاد پیدا کرنا تھا۔ نو مرتب شدہ انجیل بطور خاص بیروت کی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جانے لگی۔ انجیل کی اس درس و تدریس کے نتیجے میں بشیر جمائل اور امین جمائل جیسے "فلانجسٹ" سامنے آئے۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ

کا نستوری فرقہ مسلمانوں کا عاشق تھا تو غلط نہ ہو گا ایسے ہی عیسائیوں کی عورتیں مسلمانوں کی بیویاں بن کر اپنے مسلمان خاوندوں کے پاؤں دھوتیں تھیں۔ یہ خواتین اپنی اولاد سے کہتی تھیں "تم زیادہ دودھ پیو، اچھی خوراک کھاؤ، ورزش کرو تاکہ تم خالد بن ولید کی طرح اسلام کی حفاظت کر سکو۔ اس عیسائی فرقے کو فاطمی خلیفہ "حکم بامر اللہ" نے تباہ کر دیا۔ اس فاطمی خلیفہ کے حکم سے قسطنطنیہ کا چرچ تباہ کر دیا گیا جس سے صلیبی جنگوں کا آغاز ہو گیا۔ یہ چنگاری اگرچہ اس وقت راکھ کے ڈھیر میں دب گئی تھی مگر بعد ازاں از سر نو بھڑک اٹھی۔ ترکوں نے 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ کو فتح کیا، جرمنی کو اپنا حلیف بنایا۔ آسٹریا اور ہنگری کو فتح کر کے فرانس سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔ صلیبی جنگوں کے نتیجے میں مسلمانوں اور عیسائی دنیا میں جنگ کی سی کیفیت برپا رہنے لگی۔ اسی پس منظر میں ایک جرمن بچے نے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ بڑا ہو کر یہ بچہ مارٹن لوتھر کے نام سے مشہور ہوا۔ مارٹن لوتھر نے قرآن مجید کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ کسی وجہ سے یہ شخص اپنے عقیدے سے مرتد ہو گیا۔ مارٹن لوتھر کے سینے میں قرآن کا نور تھا جس کی بدولت اسے عروج اور مرتبہ حاصل ہوا۔ لوتھر نے جب یہ دیکھا کہ "رومن چرچ کے پادری اور راہبائیں کس قدر غلیظ اور گناہ آلود زندگی بسر کر رہے ہیں نفرت و حقارت کے انہیں جذبات کے تحت مارٹن لوتھر پروٹسٹنٹ فرقے کا بانی بن گیا۔ اسی لوتھر نے 1543 میں یہودی اور ان کے "جھوٹ نامی" کتاب لکھی۔ لوتھر نے اپنی اس کتاب میں یہاں تک لکھا کہ ہر یہودی کے گھر کو آگ لگا دو، اس کی دولت چھین لو، اسے یا تو ملک بدر کر دو یا انہیں غلام بنا لو۔ (30 اکتوبر 1980ء کے ٹائم میگزین میں یہ

یہودیوں نے عیسائی دنیا کو اپنا غلام بنالیا ہے

سٹوری موجود ہے) جرمنی کا مرد آہن ہٹلر بھی لوتھر ہی کا پیروکار تھا۔ لوتھر جیسے خیالات کا حامل ایک اور شخص ہٹلر سے بھی زیادہ متشدد تھا جسے یورپ سے نکال دیا گیا۔ بالآخر اسے امریکہ کی سرزمین میں پناہ ملی۔ ایک موقع پر اس نے کہا تھا "یہودی ہمارے لئے ایک بڑا خطرہ ہیں، ان سے بچ جاؤ ورنہ دو سو سال کے اندر یہودی عیسائیوں کو اپنا غلام بنالیں گے اور تمہاری آنے والی نسلوں کے بچے تمہاری قبروں کے اوپر "تھڈے" ماریں گے کہ یہ تھے ہمارے اسلاف

مارٹن لوتھر کے سینے میں قرآن کا نور تھا

السلام کو ایک عام انسان قرار دیتے ہیں۔ اسی عقیدے کا خوب پرچار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ عیسائیوں میں ایک نستوری فرقہ بھی ہے جو پروٹسٹنٹ فرقے کا جانی دشمن ہے۔ اسی نستوری فرقے کے بڑوں نے بیت المقدس کی چابیاں حضرت عمرؓ کو پیش کی تھیں۔

جنوں نے ہم پر یہود کو مسلط کیا تھا۔

1962ء میں امریکی صدر آئزن ہاور نے کہا تھا کہ قرآن اور مساجد کا اجرا کرو اس لئے کہ نظریہ ہی نظریے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہود نے جب یہ دیکھا کہ آئزن ہاور کا نائب بھی اسی راستے پر چل رہا ہے

حکومت کا حکم گدھا بھی نہیں مانتا جبکہ خلافت کا حکم کائنات کی ہر شے تسلیم کرتی ہے

ورقہ بن نوفل، بحیرا راہب، شاہ نجاشی اس فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے عیسائیوں کا یہ فرقہ طویل عرصہ تک مسلمانوں کا دوست اور خیر خواہ رہا ہے اسی فرقے کے لوگوں کی قرآن خود تعریف و توصیف بیان کرتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ عیسائیوں

جس کا مسافر اس کا پیش رو تھا تو انہوں نے اپنی مکارانہ ذہانت سے کام لے کر تاریخ کا رخ موڑ دیا اور اچانک رومن کیتھولک کو اوپر لے آئے جو پروٹسٹنٹ کا جانی دشمن تھا۔ یوں امریکہ میں یہودی اقتدار قائم ہو گیا۔

ذرائع ابلاغ کی اہمیت اور ہم

مسلم دنیا کے مفکرین کو بھی ابلاغی دور کی اہمیت کا ادراک کرنا ہو گا!

آج کے ترقی یافتہ دور میں "ذرائع ابلاغ" کی اصطلاح کسی رسالے یا اخبار میں شائع ہونے والی خبر مقالے یا تبصرے کے بیان تک محدود نہیں کہ جو اپنی اشاعت یا ابلاغ کے لئے قاری کے مزاج کا مرہون منت ہو۔ ابلاغ کے یہ ذرائع ایک ایسی ہوا کا رخ اختیار کر چکے ہیں کہ جو لوگوں کی سرکاری اور نجی زندگی میں ہر لمحہ اور ہر جگہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی اس روز افزوں ترقی نے عام شہری کی پسند اور ناپسند کے تصور پر بڑا کاری وار کیا ہے۔ ان حالات میں ذرائع ابلاغ کو اگر "عصری خصوصیت" کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا، اس اعتبار سے موجودہ دور کو بعض مفکرین نے "میڈیا کا دور" قرار دیا ہے۔ مصنوعی سیاروں کے ذریعے جدید الیکٹرونک آلات کے سے معلومات اور ابلاغی مواد کی چند سیکنڈ میں ترسیل کی روشنی میں مذکورہ بیان سو فیصد درست معلوم ہوتا ہے۔ آج انسان دنیا میں ہونے والے واقعات کی تفصیل گھر بیٹھے ریڈیو اور ٹی وی پر باآسانی سن اور دیکھ سکتا ہے۔ اس سہولت کی موجودگی میں دنیا ایک گھر کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ بہت سے محقق اس ابلاغی انقلابی صورت حال کے باعث عام انسان پر متوقع منفی اثرات سے پریشان دکھائی دیتے ہیں۔

ان محققین کا خیال ہے کہ اس ابلاغی انقلاب میں عام انسان کو خبر کی اہمیت جاننے کے لئے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑتا لہٰذا وہ ہر اہم اور غیر اہم واقع کو ایک عام خبر یا ڈرامے کے طور پر دیکھتا ہے۔ اس کی عملی مثال خلیج کی جنگ ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ نے اس جنگ کی براہ راست کوریج کا نے ایک عام خبر کے طور پر دیکھا اور سنا۔ اس طرح اسرائیل کی صیہونی حکومت سے امن مذاکرات اور پھر اس کے نتیجے میں ہونے والے امن معاہدات پر دستخط کی خاطر منعقد ہونے والی تقاریب کی کوریج کو بھی عام شہریوں نے "واجبی" اہمیت دی۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے اس "جنگ" میں عام انسان کی برین واشنگ کا وہ اہم مقصد حاصل کیا جاتا ہے کہ جسے باقاعدہ مربوط اور طویل کوششوں کے باوجود حاصل نہ کیا جا سکتا ہو۔ ابلاغ کی موجودہ خطرناک روش کا ایک پہلو یہ ہے کہ عام انسان اس کے ذریعے سے پھیلنے والی معلومات کے حوالے سے فوری طور پر یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہوتا ہے کہ یہ اس شخص کے لئے کس حد تک نقصان دہ ہے، یہ ایک PILL SUGAR COTTED کی خاصیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ جس طرح فوج مختلف انواع کے اسلحے کو مختلف اہداف کو زیر کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے اس طرح آج ابلاغ کے مختلف ذرائع مختلف الانواع اہداف کو حاصل کرنے کے لئے استعمال میں لائے جاتا ہے۔ اس طرح ذرائع ابلاغ بھی اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ وہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کے طور پر پیش کریں۔

آج پاکستان میں پی ٹی وی کے دو چینلز کام کر رہے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں ایس ٹی این کے نام سے مختلف شہروں میں ایک نجی نشریاتی ادارہ جو کہ مختلف اوقات میں مواصلاتی سیاروں کے ذریعے سی این این اور بی بی سی جیسے خطرناک اعلامی مراکز کی رپورٹیں اور خبریں ۲۴ گھنٹے نشر کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ سی این این اور بی بی سی جیسے نشریاتی اداروں میں صیہونی اذہان اپنے منفی پروپیگنڈے کے بغیر کسی پروگرام کو ہوا کے دوش پر بکھرنے نہیں دیتے.... مشرق وسطیٰ میں ہونے والے اسرائیل کی ریاستی حدود کی توسیع کی خاطر ہونے والی کوششوں کو "امن مذاکرات" جیسی اصطلاحات کا نام انہیں ذرائع نے دیا ہے۔ اس لحاظ سے ابلاغ ایسی دو دھاری تلوار کا نام ہے کہ جو آپ کے ہاتھ میں ہو تو معاشرے اور افراد کو بچانے کے لئے استعمال کیا جا سکتی ہے اور اگر دشمن کے ہاتھ میں ہو تو یہی "ہتھیار" معاشرے اور افراد کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

موجودہ دور کی اہمیت

آج امت مسلمہ مجموعی طور پر اور مشرق وسطیٰ کے عرب عوام خصوصی طور پر جس اہم دور سے گزر رہے ہیں وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس مرحلے سے مطابقت رکھتی ہوئی مربوط ابلاغی پالیسی تیار کی جائے۔ مشرق وسطیٰ میں حالیہ مذاکرات کے آغاز سے قبل امت مسلمہ ایک علاقے میں محصور صیہونی دشمن سے نبرد آزما تھی ایسا دشمن کہ جسے امت مسلمہ کے معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ جیسی پابندیوں کا سامنا تھا۔ اس اقتصادی بائیکاٹ کے باعث صیہونی دشمن قومی آزادی کے حوالے سے بلند ہونے والے نعروں کے باعث فوبیائی کیفیت کا شکار رہا۔

لیکن اج اسی صیہونی دشمن نے اپنی روایتی مکاری اور چال بازی سے اپنے خلاف عائد پابندیوں کو جس آسانی سے ختم کرایا ہے اس کا سارا کریڈٹ انہی کے اشارہ ابرو پر چلنے والے عالمی ذرائع ابلاغ کو جاتا ہے۔ یہود نے امریکہ اور

روزوں اور پرنٹ پر [illegible]

ان دونوں ملکوں کے ذہن ان کے فراہم کئے ہوئے مواد پر بنتے ہیں۔ تمباکو سگریٹ کی صورت میں ہو یا سگار اور پائپ کے تمباکو کی شکل میں عالمی ذرائع ابلاغ یہود کی جاگیر بن کے رہ گئے ہیں۔

آج امریکہ کا نشریاتی ادارہ سی این این یہود کی ملکیت ہے بنکوں پر ان کا تسلط بلا شرکت غیرے قائم ہے۔ ہوٹلوں، کلبوں اور راگ رنگ کے اداروں پر ان کی اجارہ داری ہے۔ شراب کشید کرنے سے فروخت کرنے تک ان کے تصرف میں ہے۔ گویا ملک کی معیشت اور معاشرے کی تخریب ہر دو ان کے انگوٹھے کے نیچے ہیں۔ فلمی دنیا تک امریکی یہودیوں کے حق میں بیچ ہو چکی ہے۔

عالمی صیہونی تحریک اس حوالے سے ممتاز حیثیت کی مالک تھی کہ اس کے اوائل رہنما صحافت کے میدان سے تعلق رکھتے تھے۔ نامور صیہونی رہنما ہرٹزل موسیٰ ہیس اور بن گوریان صحافت کے میدان سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی میدان کی متنوع سہولیات کا ادراک بعد ازاں آنے والے صیہونی رہنماؤں نے اول روز ہی کر لیا تھا۔ انہوں نے ایسی مربوط اور منظم منصوبہ بندی کر کے ان "ذرائع" کو اپنے مذموم مقاصد کی ترویج کے لئے استعمال کیا۔ فلسطین پر یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ بجائے خود ایک ایسا قبیح فعل تھا کہ جس پر مغربی دنیا بھی صدائے احتجاج بلند کر سکتی تھی مگر انہی ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے انہوں نے یہودیوں کے خلاف ہونے والی سازشوں کو اس انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا کہ مغربی ممالک کی نظر میں ان کے لئے بھی ایک نرم گوشہ پیدا ہو گیا۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم دنیا کی مفکر بھی اس ابلاغی دور کی اہمیت کا ادراک کر لیں، اپنے اپنے ممالک کے ابلاغی اداروں کو ایسی پالیسی کا تابع بنایا جائے کہ صحیح معنوں میں ہمارے معاشرتی مذہبی اور ثقافتی ورثے کی عکاسی کر سکے، مغرب کی طرف سے بے ہنگم اور بے سروپا موسیقی کے پروگراموں کے "تصورات" کو اپنے ہاں رواج دینے کے بجائے ہمیں ان ذرائع کے پالیسی ساز اذہان کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنی چاہئے وہ آج اپنا لغو کلچر ہماری نوجوان نسل کو منتقل کر کے جس طرح ہماری بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں

دیس دیس کی اہم خبریں

اے نیل میرے بیٹے کی نعش واپس کر دے

ماں نمک اور روٹی روزانہ دریا کی نذر کرتی ہے

(قاہرہ) مصر میں ایک ماں روزانہ دریائے نیل کو نمک اور روٹی نذر کرتی ہے تاکہ وہ اس کے بیٹے کی نعش واپس کر دے۔ اس خاتون کے نوجوان بیٹے نے سکول کے امتحان میں دوسری مرتبہ فیل ہونے کے خوف سے دریائے نیل میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ مرنے والے کی والدہ اور والد غوطہ خوروں کی مدد سے اپنے بیٹے کی نعش تلاش کرتے رہے ناکامی کے بعد ماں روزانہ عین اسی جگہ جہاں بیٹے نے خودکشی کی تھی نمک اور روٹی ڈال رہی ہے۔ فرعون کے زمانے میں قدیم مصری لوگ اپنے پیاروں کی نعشوں کو دریا سے برآمد کرنے کے لئے اسی توہم پرستی کا شکار تھے۔

نیوزی لینڈ کا کتا

(بی بی سی) نیوزی لینڈ کا ایک کتا جو الیکشن جیت کر وزیراعظم کے منصب جلیلہ پر فائز ہو سکتا ہے۔ نیوزی لینڈ کے ایک کثیر الاشاعت جریدے نے سیاست دانوں اور اس کتے کی مقبولیت کا موازنہ کرانے کے لئے گیلپ پول سروے کیا۔ سروے میں لوگوں سے سوال کیا گیا تھا کہ وہ نیوزی لینڈ کے وزیراعظم کے لئے ملک کی دو بڑی سیاسی پارٹیوں میں سے کسی ایک لیڈر کو ووٹ دیں گے یا اس کتے کو؟ لوگوں کی بھاری اکثریت کا ووٹ کتے کے حق میں تھا۔ نیوزی لینڈ کے سیاست دانوں [illegible]

(نیویارک) گذشتہ دنوں امریکی اہلکاروں نے حکومت پاکستان کے تعاون سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے دھماکہ میں مطلوب ملزم رمزی احمد یوسف کو اسلام آباد سے گرفتار کر کے امریکہ پہنچا دیا تھا۔ جیل میں رمزی یوسف نے اپنے وکیل کے ذریعے ایک لکھنے والا قلم، ایک نوٹ بک فراہم کرنے کی درخواست کی ہے۔ رمزی یوسف کے وکلاء کے مطابق ان کا موکل ایک سیاسی قیدی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ رمزی یوسف گرفتاری کے بعد اس قدر محتاج ہے کہ ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کے لئے بھی اس کے پاس رقم نہیں ہے۔ ابھی تک اسے پاکستان میں مقیم اپنے رشتے داروں کو ایک ٹیلیفون کال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ رمزی کے وکلاء کے مطابق رمزی احمد یوسف مقدمے کے خلاف ایک مضبوط دفاع کا خواہشمند ہے۔ واضح رہے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں 26 فروری 93ء کو دھماکہ ہوا تھا جس میں 6 امریکی شہری مارے گئے تھے اور ایک ہزار افراد زخمی ہوئے تھے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں دھماکہ کے مقدمہ کی دستاویزات 8000 صفحات پر مشتمل ہیں گویا الزامات کا ایک پلندہ اور طومار ہے جس کا ملزمان کو جواب دینا ہو گا۔

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ---- 9184

جلد : ---------- 4

شمارہ : -------- 11

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر : اقتدار احمد

نائب مدیر : نعیم اختر عدنان

ترتیب و تزئین : غازی محمد وقاص

رابطہ آفس : A-4 مزنگ روڈ لاہور

پتہ:

البدر ہوٹل کمیٹی چوک راولپنڈی کی افتتاحی تقریب

(نامہ نگار) محمد اسحاق قریشی تحریک خلافت کے سرگرم کارکن ہیں۔ "البدر" ہوٹل کی کامیابی سے تکمیل کے بعد اس کے باقاعدہ افتتاح کا مرحلہ آ چکا تھا۔ قریشی صاحب کی خواہش تو یہ تھی کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کا افتتاح کرتے۔ مگر موصوف کی یہ خواہش امیر تنظیم کے دورہ امریکہ کی وجہ سے پوری نہ ہو سکی۔ لہٰذا ناظم حلقہ شمس الحق اعوان کو افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا گیا۔ اپنے خطاب میں البدر ہوٹل کے نام کی مناسبت سے انہوں نے کہا خدمت خلق کے میدان عمل میں پیہم جہاد بھی جہاد فی سبیل اللہ ہی کا ایک گوشہ ہے۔ جہاد کے اسی جذبے سے سرشار ہو کر ہمارے ساتھی نے اس کا نام "البدر" ہوٹل رکھا ہے۔ اس ہوٹل میں 92ء میں تحریک خلافت کا پہلا آئینی اجلاس بھی منعقد ہوا تھا کئی ایک علاقائی اجتماعات اور تربیت گاہوں کا انعقاد بھی اسی جگہ عمل میں آ چکا ہے۔ امیر تنظیم کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر عارف رشید کے ماہانہ دروس قرآنی اور دیگر موضوعات پر کئی خطابات بھی ہو چکے ہیں۔ تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری بھی "البدر" ہوٹل میں خطاب کر چکے ہیں۔

ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان نے "البدر" ہوٹل کی خدمات کی تفصیلات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا دین کا انقلابی فکر یہاں مدعو لوگوں تک بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ پہنچایا گیا۔ تنظیم کا ہر ساتھی "ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے" کا مصداق بنا نظر آتا ہے۔ افتتاحی تقریب کے اختتام پر مہمانوں کی تواضع انواع واقسام کے کھانوں سے کی گئی۔ رمضان المبارک کے دوران "البدر" ہوٹل کی جانب سے عوام الناس کے لئے خصوصی رعایتی نرخوں پر سحری وافطاری کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

مرتب: عبدالرشید

تنظیم اسلامی پاکستان کے تحت اپریل میں ہونے والے پروگراموں کی تفصیل

یہ پروگرام انشاء اللہ درج ذیل شیڈول کے مطابق ہونگے

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان مرکزی کے دفتر 67 اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں "توسیعی مشاورت" پر مبنی اجلاس 31 مارچ بعد نماز عصر سے شروع ہو گا۔ تنظیم اسلامی کے وہ رفقاء جو تنظیم کے امیر اور ذمہ دار حضرات کو اپنے خیالات' احساسات' مشوروں' تبصروں اور تجاویز سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں خصوصی طور پر اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائیں۔

ملتزم رفقاء کا اجتماع

(نامہ نگار) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی خصوصی ہدایت کے تحت تنظیم اسلامی پاکستان کے ملتزم رفقاء کا اجتماع 2 سے 4 اپریل تک قرآن اڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہو گا امیر قافلہ انتہائی اہم امور پر رفقاء کی آراء سے آگاہی حاصل کریں گے۔

حلقہ لاہور ڈویژن کا "عشرہ دعوت"

(نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم محترم عبدالرزاق نے حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں کے امراء کے نام ایک مراسلے کے ذریعے "عشرہ دعوت" کے عنوان سے ایک جامع پروگرام ترتیب دینے کا اعلان کیا ہے۔ تنظیم اسلامی لاہور ڈویژن کے تحت ہونے والا "عشرہ دعوت" 16 مارچ سے شروع ہو کر 25 مارچ تک جاری رہے گا۔ تنظیم اسلامی کی دعوت اور پیغام سے لوگوں کو روشناس کرانے کے لئے تمام تنظیمیں پروگرام ترتیب دیں گی۔ اس مقصد کے لئے سٹکرز' بینرز' دعوتی مواد اور دیگر وسائل و ذرائع مقامی حالات کو مدنظر رکھ کر استعمال کرنا ہوں گے۔ سرکلر کے مطابق 23 مارچ کو ہر تنظیم ایک عوامی جلسے کا اہتمام کرے گی جس میں لوگوں کو تنظیم کے کام سے متعارف کروایا جائے گا۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی غیر ملکی دورے سے واپسی

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے ذرائع کے مطابق امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اپنے غیر ملکی دورے کو مکمل کر کے 13 مارچ کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ امیر تنظیم کے صاحبزادے حافظ عاکف بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔

حلقہ پنجاب شمالی کی دعوتی سرگرمیاں

(نامہ نگار) حلقہ شمالی پنجاب کی شوریٰ کے اجلاس میں راولپنڈی واسلام آباد کے اسرہ جات میں ویڈیو کیسٹ کے ذریعے دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ حلقہ کے دفتر میں ویڈیو کیسٹ کا صرف ایک سیٹ موجود تھا۔ اس مشکل کے حل کے لئے ایک خصوصی فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ نئے کیسٹ خرید کر مطلوبہ ریکارڈنگ کی گئی اور اسرہ جات تک پہنچانے کا انتظام کر دیا گیا۔ رمضان المبارک سے ایک یوم قبل ویڈیو کیسٹ کے ذریعے مختلف مقامات پر استقبال رمضان کے عنوان سے پروگرام منعقد کیے گئے دورہ ترجمہ کے ان پروگراموں میں عوام الناس کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے ایک تشہیری منصوبہ ترتیب دیا گیا جس میں بینرز' چارٹ اور خصوصی دعوت ناموں کو استعمال کیا گیا۔ 20 کی تعداد میں کپڑے کے بینرز اور 500 کی تعداد میں دعوت نامے لوگوں تک دعوت قرآنی کے پروگرام کے تعارف کے لئے استعمال کئے گئے۔ 1200 کی تعداد میں دیدہ زیب کیلنڈر چھپوا کر لوگوں کو دیا گیا۔ مساجد کے آئمہ و خطباء کے تعاون سے دورہ ترجمہ قرآن کے ان پروگراموں کے لئے مساجد میں تشہیر کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ اسرہ جاتلاں اور اسرہ دینوال میں یہ پروگرام منعقد ہوئے۔ دین کی دعوت کو لوگوں کے دلوں تک پہنچانے کے لئے کئے گئے ان پروگراموں کو اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے تو اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے۔

قرآن آڈیٹوریم میں رفقاء حلقہ کا خصوصی اجتماع

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل رفقاء کا اجتماع خصوصی 29 مارچ بروز بدھ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم اتاترک بلاک لاہور میں منعقد ہو گا۔ اس اجتماع میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے۔ حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں کے امراء دعوتی و تنظیمی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹ پیش کریں گے۔

پشاور میں دورہ ترجمہ قرآن

(نامہ نگار) رمضان المبارک کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کے لئے پشاور میں حاجی خدا بخش کے مکان پر دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ ترجمہ و تفسیر قرآنی کے فرائض غلام مقصود ادا کرتے رہے جبکہ نماز تراویح کی سعادت حافظ عرفان نے حاصل کی۔ پروگرام میں 30 افراد نے پابندی سے شرکت کی۔

پیغام قرآن بزبان قرآن

(نامہ نگار) دار ارقم سکول سرگودھا میں تنظیم اسلامی کے کئی ساتھیوں نے قرآن حکیم کے منتخب مقامات کا مطالعہ کروایا۔ قرآن فہمی کے اس پروگرام کو ایک عوامی جلسے کی شکل دی گئی تھی جس میں ناظم حلقہ غربی پنجاب رشید عمر نے بھی بطور خاص شرکت کی۔

لاہور ڈویژن کے ناظم کی جانب سے علماء اور خطباء کے نام پیغام

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے دعائیں مانگی گئیں

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وطن عزیز پاکستان آج سے ٹھیک 49 برس قبل رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب ہی میں معرض وجود میں آیا تھا۔ اس بابرکت شب میں پاکستان کے قیام کا فیصلہ رب العالمین کی برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں پر خصوصی نظرالتفات کا مظہر تھا۔ لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کی انتہائی ناقدری کرتے ہوئے اللہ سے کئے گئے تمام وعدوں کو فراموش کر دیا اور ذاتی مفادات کے حصول میں مصروف ہو گئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں جگانے کے لئے قیام پاکستان کے ٹھیک ۲۵ سال بعد ۱۷ء میں سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں عذاب کا ایک کوڑا ہماری پیٹھ پر برسایا لیکن افسوس ہے کہ ہم نے اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

اس وقت ملکی حالات جس تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم پھر بتدریج اللہ کے عذاب کی گرفت میں آ رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنی سابقہ مجرمانہ غفلت پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ کے حضور میں توبہ کریں اور قیام پاکستان کے اصل مقصد یعنی غلبہ دین کے لئے جدوجہد کرنے کے عزم کا اظہار کریں شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں سنبھلنے کی مزید مہلت عطا فرما دے۔

تنظیم اسلامی فیصل آباد کی سرگرمیاں

رپورٹ: رشید عمر ناظم حلقہ غربی پنجاب

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی فیصل آباد کے متحرک رفقاء پر مشتمل مجلس مشاورت کے فیصلے کے مطابق رمضان المبارک کے تیسرے اور چوتھے جمعے کو حمید پیلس بٹالہ کالونی میں 9 بجے سے 12 بجے تک قرآن کریم کے منتخب حصوں کے دروس پر مبنی پروگرام ہوئے۔ سورہ والعصر کے مضامین کو بنیاد بنا کر ایک نصاب ترتیب دیا گیا تھا۔ موضوعات سے متعلق قرآنی آیات کو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ ایمان باللہ کی حقیقت' اعمال صالحہ کی پہچان تواصی بالحق اور تواصی بالصبر جیسے موضوعات ایک ہی نشست میں زیر مطالعہ آ سکیں۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر رحمت اللہ بٹر 17 فروری کو فیصل آباد تشریف لائے۔ فیصل آباد تنظیم کے ساتھیوں سمیت دیگر تنظیموں اور جماعتوں سے وابستہ معروف علمائے کرام اور دانشور حضرات کو بھی اس پروگرام میں خطاب کے لئے مدعو کیا تھا۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لئے ایک دعوتی ہینڈ بل خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا جسے چھ ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ دونوں پروگراموں میں مجموعی طور پر 275 افراد اور 120 خواتین نے شرکت کی۔ پروگرام کی کامیابی کا سہرا تمام رفقاء کی پر خلوص محنتوں کا ہی نتیجہ ہے۔

ایم کیو ایم حقیقی کے قائد آفاق احمد کے نام ناظم حلقہ سندھ کا مکتوب

(نامہ نگار) حال ہی میں آپ کی تحریک نے ایک نیا نقطہ نظر اپنایا ہے۔ آپ کے بیانات میں اسلام اور پاکستان کے حوالے سے مثبت اور خوشگوار تبدیلی کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ موجودہ ظالمانہ اور استحصالی نظام نے آپ کی تحریک کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ اصل ضرورت اس نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی ہے۔ اگر یہ ممکن ہو سکا اور وطن عزیز میں اسلام کا نظام عدل اجتماعی قائم ہو گیا تو نہ کسی پر ظلم ہو گا اور نہ ہی کسی کی حق تلفی ہو سکے گی۔ اس مقصد کے لئے نوجوان قیادت ہی کو سامنے لانا پڑے گا میں آپ کی خدمت میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب "منہج انقلاب نبوی" ارسال کر رہا ہوں اس کتاب کا بغور مطالعہ کر کے اسلام کی سربلندی کی جدوجہد کرنے کا عزم کر لیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو گئے تو وطن عزیز کا مظلوم طبقہ ظلم اور استحصال سے نجات پا جائے گا جس کے نتیجے میں دنیا اور آخرت میں آپ کی کامیابی یقینی ہو جائے گی۔

ملکی استحکام کی اساسات اور معاشی عدل و انصاف

(نامہ نگار) میرٹ ہوٹل اسلام آباد میں منعقدہ ہونے والے تقریب میں صدر پاکستان فاروق لغاری کے علاوہ ملک کے ممتاز دانشور حضرات نے شرکت کی۔ میر خلیل الرحمٰن میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام ملکی سالمیت کی اساسات اور معاشی عدل و انصاف کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں ناظم حلقہ پنجاب شمالی شمس الحق اعوان اور محمد طفیل گوندل نے شرکت کی۔ سیمینار میں شریک سیاسی شخصیات سے حکومت کی ایٹمی حکمت عملی کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا۔ تنظیم اسلامی کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت اپریل سے پہلے ایٹمی دھماکہ کر کے پاکستان کو ایٹمی کلب کا ممبر بننے کے قابل بنا دے۔ سات بڑی طاقتوں کا یہ اجلاس اپریل 95ء میں منعقد ہو گا جس میں دھماکہ کرنے والا ممالک کو ایٹمی کلب کا ممبر بنانے کے فیصلے کا اعلان کیا جائے گا۔ دورہ امریکہ سے پہلے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی خبردار کیا تھا کہ اگر ہم نے یہ موقع ضائع کر دیا تو پھر ہم بحیثیت قوم تاریخ کے ایک تاریک ترین دور سے دوچار ہو جائیں گے۔

قوموں کی تاریخ نے وہ دور بھی دیکھے ہیں
لمحوں کی خطا نے صدیوں کی سزا پائی

مرتب:۔ محمد طفیل گوندل